بیمن خدائے عز وجل شانہ

مطبوع طبائع ہر خاص و عام و شائقان بلاغت نظام

تصنیف جناب فصیح البیان دیا کرشن صاحب ریحان مدظلہم

قصیدہ

شور محشر

جناب محتشم الیہ مصنف قصیدہ ہذا بعد اتمام غدر تصنیف فرما کر حق التصنیف بہ تکمیل
باہتمام مطبع کو عطا فرمایا کوئی صاحب ارباب مطابع قصد طبع نفرماوین

بہ اہتمام منشی دیبی پرشاد عرف منشی سنبھو ناتھ صاحب واقع محلہ
بیگم گنج

در مطبع رفعت عالمت طبع گردید

قیمت فی جلد ۱/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہو مصیبت لکھنؤ کے شہر کی کیونکر بیان
طول روز حشر کا رکہتی ہے اسکی داستان

کیجئے تحریر تو پڑتا ہے رعشہ ہاتھ مین
قصد گر تقریر کا ہو کرتی ہے لکنت زبان

چپ اگر رہئے تو یہ ڈر ہے جنون پیدا نہو
ہر طرح نقصان ہے ہر رنگ ہے جی کا زیان

کان نے اسکے سنا جسنے یہ حال پر ملال
فرط حیرت سے بنا تمثال مانند بتان

جسنے دیکھا ابتدا سے انتہا تک ماجرا
کیون نہو چشم نفوس اوسکی اشک کا دریا روان

یعنے جب واجد علی سلطان کی گئی سلطنت — جملہ ہندو او مسلمان ہو گئی محتاج نان

ناچ گانے کے عوض سبکے سر دھمارنکے — شور تھا ماتم تھا اور آہ تھا شغل فغان

ایک خدمتگار پر اوقات اونکی رہ گئی — دیکھتے تھے سات جنکے ہم ہجوم مردمان

مشعلون کی روشنی مین جو تھی خو وقت شب — ایک فلیتہ تیل شمع طور تھا اونکے یہان

پالکی اونکی اوٹھاتے تھے کرائیکے کہار — جنکے دلمین رہ گیا تھا کچھ خیالِ عز و شان

صورت آئینہ تھے خانہ نشین سب بیکار — دیکھنے والا نہ جوہر کا نہ کوئی قدردان

بیچ کے اسباب کو کرتے تھے سب اپنی بسر — جسطرح بنتا تھا ملجاتی تھین روکھی روٹیان

حیثیت ظاہر کی بگڑی تھی پہ باطن تھا درست — آمدِ زر بند تھی پر کام تھا سب کا روان

اسکو انکی بربادی پہ بہی آیا نہ صبر — اور سامانِ خرابی کا کیا نقشہ عیان

مستعد ہوے پہ ہوکر بگڑین بارہ پلٹن — شہر کی تسخیر کو آئے تلنگے ناگہان

بیٹھے گارد مین ہوئے انگریز او باہر وہ سب — گولے پر گولہ لگا چلنے ہوا محشر عیان

نادری اور اختر پلٹن کی پہر سب فوج نے — لوٹ پر باندہی کمر غارت کئی سب مکان

سیم اور زر انگریز نکالے سینے سے کہین — لی اتارتے گہر کی لوٹا مال واسباب گران

لوٹنا جس شخص کا منظور ہوتا تہا اونہین — اوسکو پر قید از پا کو بندہ کرتے تہے پایان

جنکو انگریزی توسل تہا نہایت تنگ تہے — اونکی بربادی کا ہو سکتا نہین قصہ بیان

کوئی یار و آشنا کے گہر مین جا کر چہپ رہا — کوئی بہاگا چہوڑ کے اسباب لیکر نقد جان

بال منڈوائی کسی نے جب کہ داڑہی مونچہہ کے — جسمین پہچانے نہ کوئی شکل ہاتم ہو عیان

کوئی گولی سے گیا مارا کوئی تلوار سے — قید زندان مین کوئی بیٹہا پہن کر بیڑیان

کس خرابی مین پہنسا مارا گیا کس طرح سے — کوتوال شہر جو سابق مین تہا محمود خان

جب یکایک ہو گئے مسندنشین برجیس قدر — پہر گئی اونکی دوہائی غل ہوا تا آسمان

باب روزی کہل گیا نوکر زمانہ ہو گیا — فوج حد سے بڑہ گئی جسکا نہین ممکن بیان

ذات کی پرسش نہ ہوتی تہی نہ کچہہ فکر صفات — رکہتی تہے افسر ملازم دیکہہ کے شکل جوان

جن کو دیتے تھے بلا سے چہرہ مین لکھوا کے نام
کوئی شیخ اور کوئی سید کوئی مرزا کوئی خان

ٹھیلوالی بیٹے استرے کو چھوڑ کر تلوار لی
قوم ہٹا کر اپنی لکھوائی فلان ابن الفلان

توپخانے مین بڑی غلی کر بہر بھو پہنچے گہسے
بھاڑ کے سب جھونکوا لے سبھی آتشفشان

لگ گئے سب ناچون سوارون مین ملازم ہو گئے
شہر مین پیدا ہوئیون کا نہ تھا نام و نشان

تیر چلنے جو بنا زخم ہو گئے جا کر کہار
رکھ کے بہنگا اپنے کاندھے پہ سبھی اہل کمان

الغرض ناہر مین اطمینان کی صورت تبہ ہے
نام بیکاری مٹا پیدا ہوئی شکل امان

خلق سمجھی تھی کہ اب موقوف ہوگا شور و شر
مال باقیماندہ بچ جائیگا ہوگا حفظ جان

پر نہین معلوم تھا ہر روز آتا ہے بتر
لوٹنے مین فوج سے بڑھکر ملکی رنڈیان

نام کس کس کا مین یون سب تھے مال مردم خور سب
مال مفلس کو پدر کا مال سمجھے بیگمان

ہو گئے سب بے ریا امیر اور رہو گئے از زا بیر
کہا تمہین کون سنے مال مفت ہو کر شادمان

سب سے شاہا ہندی کی ہی روپیت دو ٹکے بہا کہ گئے
نارئیل سے کے بینے والون نے لگایا جوان

پہونچا بھاگو کا بشوہ جن کی تھا زیب کمر
پان کھانے کو تھا چاندی کا اونکو خاصدان

عمر بھر مین جو میان نے پر جڑے تھے شاو بکی دن
ہاتکی وہی اونکو جہالردار رقی ناکہان

پیادہ مین بنچکے بہاگان گئے تہے بکھڑے
اور زہرا اوڑنکے گہر سو سنا لگا قیص تان

اک رزای مین بسر کرتے تہے جو بارہ برس
اود و رگردون نے دو شالونکی دہین مین بارہا

ابر جگری ہزارون کی تہا انکا تو رنگ
سنوا نکا تہا مگر سب ہی کا کرکے زیان

زشتی اعمال جو حد سے زیادہ بڑہ گئے
توسن اقبال کی قبضے سے نکلی پہر عنان

یعنی انگریزون فوج باغی کو شکست
ایک حملے مین وہ پیچے صورت شیر ژیان

دفعتہ ہر دم کی آنکہون مین سیاہی چہا گئی
جم سکے گو دون اوڑایا سارے لشکر کا دہوان

چہوڑ کے ہتیار بہاگے سب تلنگے بدنصیب
چہٹ گئے گہوڑے سوار وہ بہی پیدل روان

بانکے ترچھے کالو نواسے بہاگے جانہ جنگ
نوک دم بہاگے پڑا جب سے کے وقت امتحان

دیکھکے یہ ماجرا آیا رعایا کو بہی خوف
بہاگ گئے سب علی وا دنے اعلی مرد خرد و کلان

جانکی سب کو پڑی تہی حال کیا تہی آبرو
دفعتاً بے پردہ نکلے گہر کے خالی سب مکان

فوج انگریزی نے لوٹا گہر مین جو اسباب تہا
لیگئے جو ساتہہ رستے مین گیا سب رائگان

پہنچے اک سوے ملنگی خان کے بندوق کو
اک طرف تو آئے پاس کہنچ کر تیر و کمان

الغرض برگشتگی بخت نے چہوڑا نہ ساتہہ
گردش گردون رہے ہر اک جگہ بیٹہے جہان

جب سے آئے آباد پہرسن سنکے حکم اشتہار
آیا محصول لگیٹ کا سامنے اونکے یہان

یہ نصیب جان بختی کے بدلے رحم کرنیکی عوض
سب پہ پہرا نہ پڑا یہ سب حکم حاکمان

درجہ اول مین گہر جسکا تہا پوچہے اوسنے پانچ
اوسپے ٹکے لگے شہر مین بیچا دکہایا بےگمان

دوسرے درجہ مین گہر جسکا تہا دو اونسے دئے
اک پاؤ اوسنے تہا جسکا درجہ سویم مین مکان

نہ کی کہائی گالیان پائن خرابی مین پہنسا
غدر یا تکرار مین جس شخص نے کہولی زبان

حکم حاکم کو سمجہ کر تانے ظلم قضا
دے دیا محصول سب ڈر کہاکے دین جنجان

بعد اسکے بہی تسلی سے نہ بیٹہے چند روز
بخت پہر اولٹا ہوا تقدیر پہر نا مہربان

دہشت سے لگے بسنے سراسر شہر ویران ہو گیا　　دوڑ دہوپون کا سلسلہ پہیلا گئین گرچہ نشان

کہد گئے صدہا شوالے اور ہزاروں مسجدین　　گم صدا ناقوس کی ہے کہو گئی بانگ اذان

خانہ بربادی ہوئی مٹی مین گہر سب گئے مٹے　　پہرتے ہین ہمسائے ویران اور بیخانمان

اونکو دوری کی راحت اونکو پہر یاد کا رنج　　روتے ہین اشراف باجی پہرتے ہین خستہ جان

بیکسون پر یہی خدا کر رحم جا بے رحم سے　　کون سنتا ہے سنائین کسکو فریاد و فغان

بس کر اے طبع رسا اپنے قلم کو روک دے　　اک قصیدہ مین نہین ہوگا یہ ماتم بیان

اشتہار

قصیدہ شور محشر تصنیف منشی دیا کرشن صاحب متخلص بریحان لکہنوی بعد ایام غدر کی تصنیف
فرما کر حق تصنیف مہتمان مطبع کو عطا کیا ہے کوئی صاحب بدون
اجازت مہتمان مطبع کے قصد طبع نفرما دین ۞

باہتمام منشی دیبی پرشاد و شمبہو ناتہہ صاحب
در لکہنو محلہ بیگم گنج در مطبع فتح عالم
تا بہ حلیہ طبع پوشید
قیمت فی جلد
۱ا